استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ تاویل کا لفظ عام طور پر آسمانی کتب کی توضیح و تفسیر کے لئے استعمال ہوتا ہے اور تفسیر کا لفظ آسمانی اور غیر آسمانی دونوں قسم کی کتب کی وضاحت کیلئے آتا ہے۔

۴۔ بقول بعض تاویل کا لفظ کسی قرینہ و دلیل کی بنا پر غیر متبادر معنی مراد لینے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور تفسیر کا معنی مدلول اللفظ (لفظ جس مفہوم و معنی پر دلالت کر رہا ہے) بیان کرنا ہے۔ وہ متبادر ہو یا غیر متبادر، فوری طور پر ذہن میں آئے یا غور و فکر کے بعد۔

۵۔ امام ابو منصور ماتریدی کے نزدیک دونوں میں نسبت تباین ہے۔ تفسیر میں قطعیت اور یقین کے ساتھ بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس آیت کا معنی و مفہوم یہ ہے اور تاویل میں بلا یقین و قطعیت احد المحتملات کو ترجیح دی جاتی ہے یعنی لفظ مختلف معانی کا محتمل ہے ان میں سے کسی معنی کو قطعیت و یقین کے بغیر ترجیح دینا تاویل ہے۔

۶۔ لفظ کا معنی نقل و روایت کی رو سے بیان کرنا تفسیر ہے اور عقل و درایت کی رو سے لفظ کی توضیح و تشریح تاویل ہے۔

۷۔ الفاظ کی وضع و ترکیب سے حاصل ہونے والے معانی بیان کرنا تفسیر ہے اور اشارات کی راہ سے حاصل ہونے والے معانی بیان کرنا تاویل ہے۔

۸۔ لفظ کا وضعی معنی بیان کرنا (وہ حقیقی ہو یا مجازی) تفسیر ہے مثلاً صراط کا معنی راستہ، صیب کا بارش یہ تفسیر ہے اور لفظ کا باطن و اندرونی معنی بیان کرنا تاویل ہے۔ گویا دلیل مراد کی تشریح و توضیح تفسیر ہے اور لفظ کا کشف مراد (مراد کو واضح

کرنے والا) مراد ہونے کی بناء پر دلیل مراد ہوتا ہے۔ اور حقیقت مراد کی تفصیل و توضیح تاویل ہے اور حقیقت مراد لفظ کا مفہوم و معنی ہوتا ہے۔ مثلاً ان ربک لبا المرصاد کی تفسیر یہ ہے کہ تمہارا رب تمہارے اعمال کی نگرانی کر رہا ہے۔ اور اس کی تاویل یہ ہے کہ برے اعمال سے بچو اور اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین کی تعمیل میں تھاون اور سستی سے کام نہ لو۔

۹۔ کلام کا نفس مطلب و مراد تاویل ہے اس لئے طلب کی تاویل نفس فعل مطلوب ہے اور خبر کی تاویل نفس الشی المخبر بہ ہے اس طرح تفسیر کلام کی شرح و تفصیل کا نام ہے جس کا وجود، ذہن میں ہو گا یا الفاظ و عبارت میں اور تاویل کا وجود خارج میں ہو گا۔ مثلاً صل کی تاویل خارج میں بالفعل نماز پڑھنا ہے اور طلعت الشمس کی تاویل، خارج میں سورج کا چڑھنا ہے۔ تفسیر میں نماز اور سورج کے طلوع خارج میں وجود آنا ملحوظ نہیں ہو گا۔

۱۰۔ آیت کا ایسا مفہوم لینا جس کی اس میں گنجائش ہو اور وہ مفہوم سیاق و سباق آیت سے ہم آہنگ ہو اور کتاب و سنت کے مخالف نہ ہو تاویل کہلائے گا۔ لیکن آیت کا شان نزول یا متعلقہ واقعہ بیان کرنا تفسیر ہو گا۔

تاویل کی اقسام

امام راغب نے تاویل کی دو قسمیں کی ہیں۔

۱۔ تاویل مقبول

جس میں قرآن و سنت اقوال صحابہ و تابعین، لغت اور قرآن کے سیاق و سباق کو سامنے رکھتے ہوئے غور و فکر سے قرآنی حقائق و معارف کو بیان کیا گیا ہو۔

۲- تاویل غیر مقبول یا مذموم

جس میں قرآن و سنت، لغت، اصل شریعت، قرآن کا سیاق و سباق اور اقوال صحابہ و تابعین کو نظر انداز کرتے ہوئے محض اپنی عقل و فکر سے بلا دلیل معانی بیان کئے گئے ہوں۔

تاویل غیر مقبول کی انواع

اس کی چار صورتیں بن سکتی ہیں۔

۱- لفظ قرآن عام ہو لیکن بلا دلیل اس کی تخصیص کر دی جائے مثلاً قرآن مجید کی آیت ہے۔

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکاۃ و ہم راکعون

اس کی تفسیر میں الذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکاۃ سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد لینا۔ اسی طرح ان اللہ ہو مولاہ و جبریل و صالح المومنین میں صالح المومنین سے صرف حضرت علی مراد لینا۔

۲- دو الگ الگ کو جوڑ کر ایک عجیب معنی پیدا کر لینا یا ایک غلط نتیجہ نکال لینا۔ مثلاً ایک انسان یہ دعوی کرتا ہے کہ تمام حیوانات اسی طرح مکلف ہیں جس طرح انسان مکلف ہے۔ اور اس کی دلیل اس طرح ترتیب دیتا ہے کہ قرآن مجید میں ایک جگہ آیا ہے۔ ان من امۃ الاخلا فیہا نذیر اور دوسری جگہ آیا ہے

مامن دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الاامم امثالکم

ہر امت میں نذیر گزرا اور تمام جاندار ہماری طرح امت ہیں۔ لہذا وہ بھی ہماری

طرح مکلف ہیں۔

۳۔ کسی دلیل و برہان کے بغیر لغت کو نظر انداز کرتے ہوئے من مانی سے کام لیکر معنی بیان کرنا مثلاً شیعہ کا یہ تفسیر کرنا کہ تبت یدا ابی لھب میں یدا ابی لھب سے مراد ابو بکر و عمر ہیں ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرہ میں بقرہ سے مراد عائشہ ہے۔

فقاتلوا ائمۃ الکفر میں ائمۃ الکفر سے مراد طلحہ و زبیر ہیں نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

۴۔ عجیب و غریب مفروضات اور اشتقاق بعید یا استعارہ بعیدہ سے کام لے کر معنی کرنا لیطمئن قلبی میں قلب سے مراد یہ لینا کہ ابراہیم کے ایک دوست کا نام ہے۔ ھُد ھُد ایک انسان تھا جو زمین کی کھدائی کا ماہر تھا۔ بقرہ سے مراد ایک انسان ہے جو کھوج لگانے کا ماہر تھا۔

منفی احادیث کی روشنی میں تفسیر و تاویل کرنا بھی ناپسندیدہ اور مذموم حرکت ہے۔

بقیہ اعلانات

بھر میں سے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو مزید زیور علم و عمل سے آراستہ فرمائے آمین۔

۲۔ اسی طرح پچھلے ماہ ۲۵ جون کو لاہور میں ایک تقریری مقابلے کا انعقاد ہوا۔ جس کا عنوان تھا۔ "امت مسلمہ کے تمام مسائل کا واحد حل الجہاد" اس مقابلے میں پورے پاکستان کے دینی مدارس کے طلبہ نے شرکت کی اور جامعہ سلفیہ کو ہی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس کے ایک ہونہار طالب علم محمد یوسف ربانی نے اول پوزیشن حاصل کر کے جامعہ کا نام روشن کیا۔ اللہ تعالیٰ اس طالب علم کے علم و عمل میں مزید برکت فرمائے آمین۔